روس اور موجودہ جنگ

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

روس اور موجودہ جنگ

(رقم فرمودہ ستمبر ۱۹۳۹ء)

روس کا پولینڈ میں داخلہ روس کا پولینڈ میں اپنی فوجیں بھیج دینا دُنیا کیلئے حیرت کا موجب ہو رہا ہے اور لوگوں میں اس کے متعلق مختلف قسم کے خیالات ہیں۔ اب تک کئی انگریز مدبّر اور اخبارات مثلاً ڈیلی ٹیلیگراف جو موجودہ برسرِ اقتدار پارٹی کے خیالات کا نمائندہ اخبار ہے' یہ لکھ رہے ہیں کہ غالباً روس پولینڈ میں اس وجہ سے داخل ہؤا ہے کہ کہیں جرمنی پولینڈ میں بہت زیادہ اقتدار پیدا کر کے رُوسی فوائد کیلئے نقصان دہ ثابت نہ ہو۔

میرے نزدیک یہ رائے درست نہیں اور جس قدر جلد مدبّرینِ انگلستان اس رائے کو ترک کر دیں اتنا ہی ان کیلئے سیاسی طور پر یہ امر مفید ہوگا اور وہ امن کے ایک غلط احساس سے نکل کر اپنے ملک کی بہتر خدمت کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

پولینڈ کا جائے وقوع جب ڈینزگ کا سوال پیدا ہؤا ہے اور برطانیہ اور فرانس نے اس کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا ہے' میرے دل میں یہ خیال آیا تھا کہ پولینڈ کا جائے وقوع ایسا ہے کہ فرانس اور انگلستان اس کی کسی صورت میں مدد نہیں کر سکتے۔ نہ تو اس کی سرحدیں کسی طرف سے ان کے ممالک سے ملتی ہیں اور نہ بحری راستہ ایسا ہے کہ اس طرف سے انگلستان اس کی مدد کر سکے۔ پس چاہئے کہ یہ طاقتیں روس کو ساتھ شامل کریں تا کہ خشکی کی راہ سے اس کی مدد کر سکیں۔ چنانچہ جب انگریزوں اور فرانسیسیوں نے اس غرض سے روس سے گفتگو شروع کی تو بشریّت کے تقاضا کے ماتحت مجھے خوشی ہوئی کہ میری رائے درست ثابت ہو رہی ہے۔ اور انگلستان اور فرانس کے مدبّرین نے بھی اس کی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔

روس کی نیت میں فتور کا احساس

لیکن گفتگو جب لمبی ہوگئی اور آخر یہ اعلان ہؤا کہ چونکہ اصل معاہدہ میں دیر ہوگی۔ کیونکہ بعض اہم سوالات پر اتفاق نہیں ہوسکا اس لئے روس کا زور ہے کہ ساتھ کے ساتھ سب ممالک کے جنگی افسر بھی تبادلۂ خیالات کرتے رہیں۔ تو اس اعلان کے ساتھ ہی میرے دل پر یہ امر روشن ہوگیا کہ روس کی نیت اچھی نہیں۔ اور میرے دل پر اس امر کا اس قدر گہرا اثر تھا کہ میرا میلان شدت سے اس طرف ہو رہا تھا کہ میں انگلستان کی وزارتِ خارجہ کو جس کے اتفاق سے اس وقت ہمارے ایک سابق وائسرائے جو مجھے جانتے ہیں انچارج ہیں، مشورہ دوں کہ وہ ہوشیار ہو جائیں کہ روس کی نیت درست نہیں معلوم ہوتی لیکن پھر میں نے خیال کیا کہ ان لوگوں پر ہمارے مشورے اس قدر اثر نہیں کرتے کیونکہ وہ جائز طور پر خیال کرتے ہیں کہ ہمیں تو سب حالات معلوم ہیں اور یہ پردہ میں ہیں اس لئے یہ صحیح نتیجہ نہیں نکال سکتے اور ان کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ بعض بندوں کو اللہ تعالیٰ نورِ فراست بخشتا ہے اور وہ بسا اوقات تھوڑے علم سے زیادہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔

روس اور جرمنی در پردہ ملے ہوئے تھے

جو خیال اس وقت میرے دل میں آیا یہ تھا کہ جب معاہدہ کی تکمیل میں اہم روکیں موجود ہیں تو پھر روس کو فوجی تبادلہءخیالات پر زور دینے کی اس قدر ضرورت کیوں پیش آئی ہے۔ فوجی تبادلہ خیالات کی تو سیاسی معاہدہ کے بعد ضرورت پیش آسکتی ہے۔ اس پر روس کے مطالبہ کی مختلف وجوہات میرے ذہن میں آئیں اور آخر میرا دل اس خیال پر قائم ہوگیا کہ درحقیقت روس اور جرمنی اندر سے ملے ہوئے ہیں اور روس معاہدہ کی گفتگو کو جان کر لمبا کر رہا ہے تا کہ جب چاہے گفتگو کو بغیر اخلاقی الزام تلے آنے کے ختم کر دے اور فوجی گفتگو سے ان کا منشاء یہ ہے کہ اسے معلوم ہو جائے کہ پولینڈ کی حفاظت کیلئے انگلستان اور فرانس نے کیا تجویز سوچ رکھی ہے۔

پولینڈ کو امداد دینے میں انگلستان کو مشکلات

اس امر کا سمجھنا بہت سے ہندوستانیوں کیلئے مشکل ہوگا کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے گریجوایٹ تک بھی پولینڈ کے صحیح مقام سے ناواقف ہیں اور بڑی بے تکلفی سے آج کل جرح کرتے رہتے ہیں کہ انگلستان نے پولینڈ کی مدد کیوں نہیں کی اور کیوں ایک بڑی فوج وہاں نہیں بھجوا دی حالانکہ پولینڈ کے جائے وقوع کو مدنظر رکھتے ہوئے انگلستان اور فرانس کیلئے یہ ناممکن ہے۔ اس حقیقت کو ذہن نشین کرانے کیلئے میں ایک ناقص سا

نقشہ دیتا ہوں جس سے معلوم ہو سکے کہ حقیقت حال کیا ہے۔
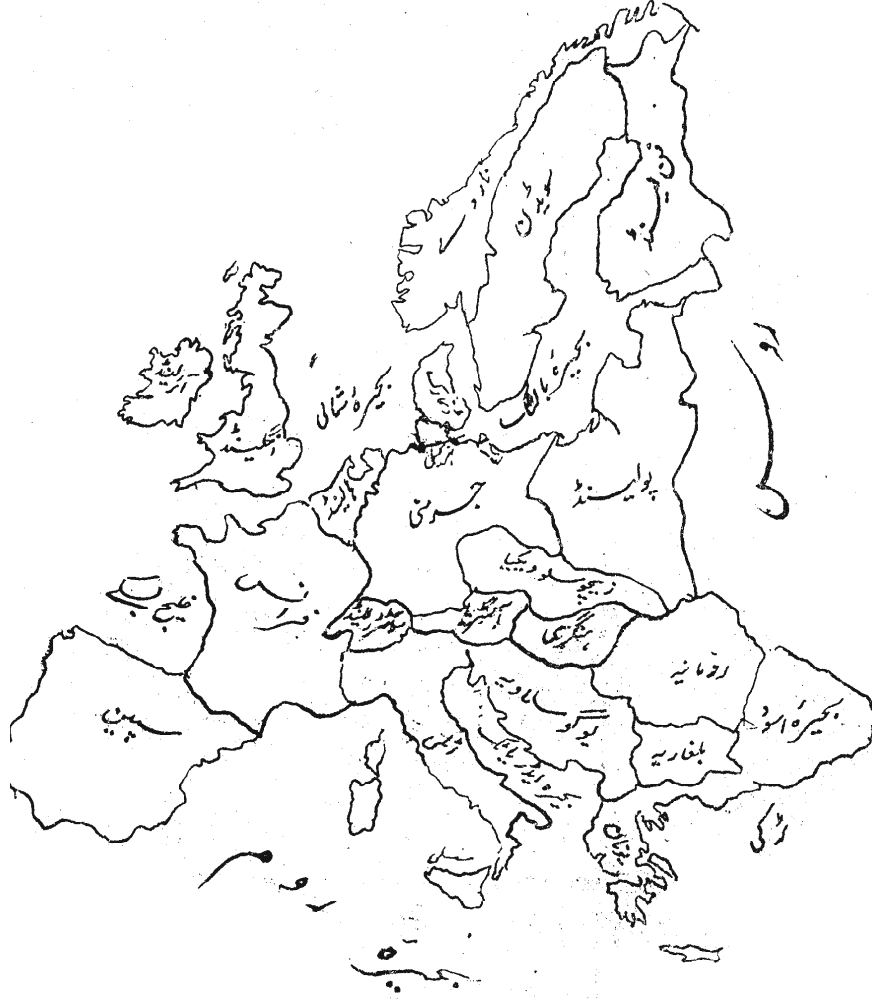
اِس نقشہ کو دیکھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ انگلستان اور پولینڈ کے راستہ میں بحیرہ شمالی اور بالٹک سی (SEA) واقع ہیں۔ اور بحیرہ شمالی سے بحیرہ بالٹک تک جانے کے لئے راستہ ایک تنگ آبنائے سے گزرتا ہے جو جزائر ڈنمارک اور سویڈن کے درمیان واقع ہے۔ جس کی اسی طرح

جرمنی نگرانی کرسکتا ہے جس طرح انگلستان فرانسیسی برطانوی آبنائے کی نگرانی کرسکتا ہے۔

بحیرہ بالٹک پر جرمنی کا قبضہ

خصوصاً جب سے کہ جرمنی نے ڈنمارک کے نیچے سے کیل[1] کی نہر نکال کر بحیرہ شمالی اور بالٹک کو ملا دیا ہے اس کے لئے یہ کام بہت زیادہ آسان ہو گیا ہے کیونکہ پہلے جرمنی کو دونوں سمندروں میں جہازی بیڑے رکھنے ضروری تھے اور ضرورت کے وقت ایک سمندر کا بیڑا دوسرے سمندر کے بیڑے کی مدد کو نہیں پہنچ سکتا تھا لیکن سابق جرمن امراء نے اس دِقّت کو دور کرنے کیلئے کیل کے مقام پر ایک نہر بنوا دی۔ جس کے راستہ سے جرمنی کا بیڑا چند گھنٹوں میں بحیرہ شمالی سے بالٹک اور بالٹک سے بحیرہ شمالی کی طرف جا سکتا ہے۔ اور اس طرح بالٹک پر جرمنی کا قبضہ بہت زیادہ مضبوط ہو گیا ہے پس سمندری سرنگوں اور اپنے بیڑے کی مدد سے انگلستان کے زبردست بیڑہ کے باوجود جرمنی اس قابل ہے کہ انگلستان کو بالٹک میں کسی مؤثر کارروائی کرنے سے روک دے۔ پس پولینڈ جو بالٹک میں واقع ہے اس کی مدد انگلستان عام حالات میں ہرگز نہیں کرسکتا تھا۔ خصوصاً ان حالات میں کہ پولینڈ کا اپنا کوئی محفوظ بندرگاہ نہ تھا اور ڈنزگ جرمنی کے اثر کے ماتحت تھا۔

اس کی امداد کی اور وہ بھی ناقص امداد کی یہی صورت ہوسکتی تھی کہ انگلستان ترکی اور رومانیہ کے تعاون سے بحیرہ اسود کے ذریعہ سے اسلحہ کی امداد پولینڈ تک پہنچائے۔ پولینڈ کے جنوب میں رومانیہ ہے اور اس کے مشرق میں بحیرہ اسود ہے اور اس کے جنوب اور جنوب مغرب میں ترکی کا علاقہ اور درہ دانیال ہے۔ انگلستان نے رومانیہ اور ترکی سے معاہدات بھی کر لئے تھے اس لئے جرمنی کے لئے یہ معلوم کرنا ضروری تھا کہ انگلستان اور فرانس کی پولینڈ کی امداد کے بارہ میں کیا تجاویز ہیں تا کہ ان کا پہلے سے توڑ سوچ لیا جائے۔

روس کی غرض برطانوی سکیم کو معلوم کرنا تھی

غرض جس وقت روس کی طرف سے فوجی تبادلۂ خیال پر زور دیا جانے لگا۔ اس مطالبہ کے نامناسب وقت پر پیش ہونے کی وجہ سے میرے دل میں بڑے زور سے یہ خیال پیدا ہؤا کہ درحقیقت پولینڈ کے بارہ میں روس اور جرمنی میں خفیہ بات ہو چکی ہے اور یہ فوجی افسران سے تبادلۂ خیالات کا اصرار محض برطانوی سکیم کے معلوم کرنے کی غرض سے ہے کیونکہ جب باہمی فوجی تعاون کے بارہ میں گفتگو ہوتی ہے تو سب پہلوؤں پر روشنی ڈالنی پڑتی ہے اور بہت سی مخفی باتیں ظاہر کرنی پڑتی ہیں۔

روس کا پولینڈ میں فوجیں لانے پر اصرار

میرا یہ خیال یقین سے بدل گیا جب یہ اعلان ہؤا کہ روس نے اس امر پر زور دینا شروع کیا ہے کہ اس کی فوجیں پولینڈ میں جا کر جرمنوں سے ضرور لڑیں گی۔ انگلستان فرانس اور روس کسی اپنی غرض سے سمجھوتہ نہیں کر رہے تھے۔ ان کا سمجھوتہ ایک کمزور ملک کو زبردست ہمسائے سے بچانے کے لئے تھا۔ اگر وہ کمزور ملک ایک خاص حد تک امداد کو اپنے تحفظ کیلئے کافی سمجھتا تھا تو مددگار کا اس امر پر اصرار کرنا کیا معنی رکھتا تھا کہ میں تمہارے ملک میں فوجیں بھی ضرور لاؤں گا۔ ظاہر تھا کہ روس کا یہ اصرار صرف اس غرض سے تھا کہ روسی فوجیں پولینڈ میں داخل ہو کر جرمنی کے پولینڈ پر قبضہ کرنے کے بارہ میں ایسی سہولت پیدا کر دیں کہ بغیر خون ریزی کے پولینڈ کی حکومت ختم ہو جائے۔

پس یہ اصرار پولینڈ کی امداد کے لئے نہ تھا بلکہ بغیر جنگ کے اس پر قبضہ کرنے کے لئے تھا جس کے بعد وہی کچھ ہونا تھا جو اب ہو رہا ہے یعنی پولینڈ کی تقسیم۔

میں سمجھتا ہوں اس گفتگو میں پولینڈ کے انکار میں انگریز مدبّرین نے جو اس کی تائید کی وہ بہت معقول کام تھا اور جب جرمنی اور روس کے معاہدہ کے امکانات پیدا ہونے پر بظاہر (ورنہ مخفی طور پر میرے نزدیک تصفیہ پہلے سے ہو چکا تھا) انگلستان نے روس کو یہ دعوت دی کہ اب پولینڈ روسی فوجوں کے پولینڈ میں داخلہ پر راضی ہو جائے گا تو میرے نزدیک یہ وقتی جوش کا نتیجہ تھا۔ جس نے دماغ کے انفعال پذیر حصہ کو وقتی طور پر معطل کر دیا تھا۔ ورنہ یہ پیش کش گویا دشمن کے ہاتھ میں کھیلنے کے مترادف تھی جسے وہ صرف اس لئے قبول نہ کر سکا کہ وہ دوسرا قدم اٹھا چکا تھا۔

روس اور جرمنی کا خفیہ سمجھوتہ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرے نزدیک روس اور جرمنی میں خفیہ سمجھوتہ دیر سے ہو چکا تھا اور اس کا ماحصل یہ تھا کہ پہلے تو روس اتحادیوں سے مل کر پولینڈ میں اپنی فوجیں بھیجنے کی صورت پیدا کرے اور اس طرح پولینڈ کی حکومت کو بغیر خون ریزی کے تباہ کر دیا جائے۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو پھر جرمنی اور روس اپنے خفیہ سمجھوتہ کو ظاہری معاہدہ کی صورت میں بدل دیں اور جرمنی پولینڈ پر حملہ کر دے۔ اگر مغربی طاقتیں دخل نہ دیں تو فَبِھَا۔ اگر وہ دخل دے دیں تو جب جرمنی پولینڈ کو کچل ڈالے تو بغیر دوسری اقوام سے اعلانِ جنگ کرنے کے روس اپنی فوجیں پولینڈ میں داخل کر دے اور ملک کو حسبِ معاہدہ تقسیم کر دیا جائے۔

روس نے جرمنی کے حملہ کے ساتھ ہی کیوں حملہ نہ کیا؟

کہا جا سکتا ہے کہ اس تجویز کی کیا ضرورت تھی کیوں نہ شروع سے ہی روس اور جرمنی نے مل کر پولینڈ پر حملہ کر دیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہٹلر نے اپنی کتاب MEINE KAMPF میں لکھا ہے کہ سیاست میں بہترین حربہ طاقت نہیں بلکہ رُعب ہے۔ انگلستان اور فرانس پولینڈ کی تائید میں اس قدر بڑھ چکے تھے کہ اگر جرمنی اور روس شروع میں ہی مل کر پولینڈ پر حملہ کر دیتے تو اس امر کا ہرگز احتمال نہ تھا کہ انگلستان اور فرانس ان کے اجتماع سے مرعوب ہو کر پولینڈ کی مدد نہ کرتے۔ نفسیاتی نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ وقت انگلستان یا فرانس کے مرعوب ہونے کا ہرگز نہ تھا اور ہٹلر جو ماہر نفسیات ہے اس امر کو خوب سمجھتا تھا۔ دوسرے پولینڈ کی تباہی سے پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ پولینڈ اس قدر جلد تباہ ہو جائے گا اس لئے اس نے روس سے یہ سمجھوتہ کیا کہ وہ پہلے جنگ میں شامل نہ ہو بلکہ جب جرمنی پولینڈ کو تباہ کر دے تو وہ اپنا حصہ لینے کے لئے اپنی فوجیں داخل کر دے۔

جو شخص بھی انسانی دماغ کا صحیح مطالعہ کرنے والا ہو سمجھ سکتا ہے کہ سب سے عمدہ موقع اپنے دشمن کو مرعوب کرنے کا وہ ہوتا ہے جب دشمن پر یہ امر روشن ہو جائے کہ جس کام کو میں کرنا چاہتا تھا اس کا وقت تو گزر چکا ہے اب کسی بڑی قربانی کو پیش کرنا صرف قوم کی جانوں اور ملک کی طاقت کو ضائع کرنے کے مترادف ہوگا۔

پس جب ہٹلر پولینڈ کو فتح کر لے اس وقت اگر ایک اور بڑی طاقت جو بہ ظاہر انگلستان اور فرانس کی دشمن نہیں پولینڈ کی تقسیم میں حصہ دار ہو جاتی ہے' طبعًا انگلستان اور فرانس کے مدبرین کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ:۔

(۱) پولینڈ پر حملہ جرمنی نے کیا تھا۔

(۲) اس کے اصول ایسے جارحانہ ہیں کہ ان کے خلاف ہمارے ملک میں سخت منافرت کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔

(۳) اگر وہ پولینڈ پر قبضہ کر لیتا تو ہم جنگ کے بعد پولینڈ کو اس سے آزاد کرا دیتے۔

مگر اب صورتِ حالات مختلف ہے۔ پولینڈ کا ایک حصہ روس میں مل چکا ہے۔ اگر ہم جرمنی کو شکست بھی دے دیں تو ہم پولینڈ کو آزاد نہیں کرا سکتے۔ کیا ان حالات میں لڑائی جاری رکھنی ضروری ہے؟ کیا بے تعلق دنیا اور اس کی حکومتیں اب ہمارے لڑائی کو جاری رکھنے کو پسندیدہ

نگاہوں سے دیکھیں گی؟ پہلے ان کی ہمدردی ہمارے ساتھ اس لئے تھی کہ ہم ایک کمزور ملک کی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں لیکن اب جبکہ جرمنی سے جنگ کر کے ہم پولینڈ کو آزاد نہیں کرا سکتے وہ یہ خیال کریں گی کہ ہماری جنگ پولینڈ کی آزادی کے لئے نہیں بلکہ بعض اپنی اغراض کے لئے تھی۔ پولینڈ اب اسی صورت میں آزاد ہو سکتا ہے کہ روس سے بھی جنگ کی جائے مگر کیا روس سے جنگ کے لئے فرانس کے باشندے جس کا بہت سا حصہ روسیوں سے محبت رکھتا ہے، ہندوستان کے باشندے جن کی ایک مقتدر سیاسی پارٹی ان سے ہمدردی رکھتی ہے اسی جوش سے جنگ کے لئے تیار ہوں گے جس طرح کہ وہ جرمنی کے خلاف جنگ کیلئے تیار تھے؟ کیا ان حالات میں یہی بہتر نہیں کہ ہم یہ کہہ کر کہ چونکہ پولینڈ تباہ ہو چکا ہے اور چونکہ اس کا ایک حصہ روس نے اپنے اندر شامل کر لیا ہے اور چونکہ باوجود اس کے کہ ہم روس کے اس فعل کو ناپسند کرتے ہیں۔ ہماری اس سے کوئی اصولی طور پر لڑائی نہیں اور چونکہ یہ بہترین موقع ہے کہ پولینڈ کی تقسیم کے وقت ہم اپنے رسوخ کو استعمال کر کے اس کے لئے زیادہ سے زیادہ ملک اور زیادہ سے زیادہ اختیارات حاصل کر سکیں ہم جنگ کو ختم کرتے ہیں۔

ہٹلر کے زرخیز دماغ نے ان سب امور کو پہلے سے سوچا اور روس سے سمجھوتہ کرتے وقت یہی فیصلہ کیا کہ وہ شروع میں جنگ میں شامل نہ ہو بلکہ اس وقت آ کر اپنے حصہ پر قبضہ کر لے جب ہٹلر پولینڈ کو تباہ کر لے۔

کیا جرمنی سے صلح کر لی جائیگی

کہا جا سکتا ہے کہ کیا یہ ضروری ہے کہ اس صورتِ حالات سے انگلستان اور فرانس کی حکومتیں متأثر ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں بلکہ میں کہتا ہوں کہ خدا نہ کرے کہ وہ متأثر ہوں کیونکہ اس وقت ان کا جرمنی سے صلح کر لینا اپنی قوم سے بھی غداری ہوگا اور دنیا سے بھی غداری ہو گا۔ مگر جب مدبّرین آئندہ کے متعلق تجاویز سوچا کرتے ہیں تو چونکہ آئندہ کا یقینی علم کسی انسان کو نہیں، وہ صرف یہ دیکھا کرتے ہیں کہ امکان کس امر کا زیادہ ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ انگلستان اور فرانس کو مشکلات میں ڈالنے کا امکان اس میں کم تھا کہ روس شروع ہی میں جنگ میں شامل ہو جاتا اور اس میں بہت زیادہ تھا کہ پولینڈ کی فتح کے بعد وہ بغیر جنگ میں شامل ہونے کے پولینڈ پر قبضہ کر لیتا۔ پس ہٹلر نے اس صورت کو پسند کر لیا جو اس کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید تھی اور جس کے اختیار کرنے میں اگر یقینی نہیں تو غالب طور پر اسے یقین تھا کہ بغیر بڑی لڑائی لڑنے کے وہ

پولینڈ کے ضروری حصہ کو ہضم کر سکے گا۔

مدبّرین برطانیہ سے خطاب

پس میرے نزدیک انگلستان کے مدبّرین کو اس صورتِ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیاری کرنی چاہئے اور اس دھوکے میں نہیں رہنا چاہئے کہ یہ روسی حملہ جرمنی کے خطرہ کی وجہ سے ہے۔ یہ جرمنی کے خطرہ کی وجہ سے نہیں بلکہ سابق سمجھوتہ کے ماتحت ہے اور اب روس اور جرمنی انگریزوں کی طاقت کو توڑنے کے لئے متحد ہو چکے ہیں۔ بے شک ان میں شدید اختلاف ہیں، بے شک وہ ایک وقت میں ظاہر ہوں گے لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ اختلافات ابھی ظاہر ہو جائیں گے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ فضل کر کے کل ہی جرمنی اور روس میں لڑائی چُھڑوا وے، ممکن ہے باوجود معاہدہ کے روس دل میں یہ ارادہ رکھتا ہو کہ پہلے صلح سے پولینڈ میں داخل ہو جاؤں پھر جرمنی سے نپٹ لوں گا اور چند ہی دنوں میں کسی بہانہ سے جرمنی سے لڑ پڑے۔ سیاسی میدانوں میں ایسے دھوکے پہلے ہو چکے ہیں۔ ترکی سے جب بلقانی طاقتوں نے جنگ کی ہے تو انہوں نے یہی کیا تھا۔ رومانیہ، سرویا اور یونان نے بلغاریہ کے ساتھ معاہدہ کر کے اپنے ساتھ ملا لیا تھا لیکن اندرونی طور پر آپس میں ایک اور معاہدہ بھی کر چھوڑا تھا کہ اگر ترکی پر ہمیں فتح حاصل ہوگئی تو ہم بلغاریہ کو وہ کچھ نہیں دیں گے جس کا ہم نے معاہدہ کیا ہے۔ چنانچہ ترکی پر فتح پاتے ہی انہوں نے بلغاریہ پر حملہ کر کے اس کے بعض حصے چھین لئے۔ پس اب بھی ایسا ہو سکتا ہے مگر یہ سب امکانات ہیں اگر پورے ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اگر نہ ہوں تو ان حالات کے لئے برطانیہ کو پہلے سے تیار ہو جانا چاہئے اور صرف امیدوں پر اپنی تیاری کا انحصار نہیں رکھنا چاہئے۔

انگلستان اور ترکی کے اتحاد میں دنیا کا امن ہے

میں سمجھتا ہوں روس کی وجہ سے ترکی سے جو انگریزی اتحاد ہو چکا ہے وہ بھی خطرہ میں ہے اور انگلستان کو اسے اور بھی پکّا کرنے کی سرتوڑ کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اگر روس جنگ میں شامل ہؤا تو اتحادی طاقتوں کی کامیابی کا انحصار صرف اور صرف عالم اسلامی سے تعاون پر ہوگا اور یہ تعاون مکمل طور پر حاصل نہیں ہو سکتا جب تک ترکی حکومت اتحادیوں کے ساتھ نہ ہو۔

اتحادیوں کو کیا کرنا چاہئے

باقی رہی موجودہ جنگ۔ اگر اتحادی میری بات مانیں تو ان کیلئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ وہ روس کے

پولینڈ پر حملہ کو نظر انداز کر دیں۔ روس نے جو کچھ کیا جرمنی کے حملہ کے نتیجہ میں کیا۔ پس وہ جرمنی سے کہہ دیں کہ یہ تقسیم تمہارے فعل کا نتیجہ ہے ہم جنگ کے بعد اس کا بدلہ پولینڈ کو تم سے دلوائیں گے اور میرے نزدیک پولینڈ کے قضیہ کا بہترین حل بھی یہی ہے۔ یوکرینن کا روس کے ساتھ شامل ہونا پولینڈ کو مضبوط کرتا ہے کمزور نہیں۔ پھر کیا حرج ہے کہ اسے روس کے پاس ہی رہنے دیا جائے۔ جب جنگ میں اللہ تعالیٰ فتح دے اور پولینڈ کی حکومت پھر سے قائم کی جائے تو جو پولز اس علاقہ میں بستے ہیں ان کا تبادلہ ان علاقوں کے جرمنوں سے کر دیا جائے جو کونگز برگ (KONIGSBERG) سے لیکر پولش کاریڈور (POLISH CORRIDOR) تک رہتے ہیں۔ ان علاقوں کے جرمنوں کو اپنے حلیف کے ملک میں رہنے کے لئے بھجوا دیا جائے۔ اس طرح جرمنوں اور یوکرینن کی آبادی پولینڈ میں فساد بھی پیدا نہ کرتی رہے گی اور پولینڈ کو سمندر تک کا اچھا راستہ بھی مل جائے گا۔ غرض میرے نزدیک اس نئی مشکل کا سہل حل یہی ہے کہ جرمنی کے فعل کی قیمت اسی سے وصول کی جائے اور روس سے جھگڑے کی صورت کو نظر انداز کر کے جرمن کی تدبیر کو ناکام کر دیا جائے۔

اسی سلسلہ میں میرا ارادہ بعض اور مضامین لکھنے کا بھی ہے۔ وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

مرزا محمود احمد

امام جماعت احمدیہ

(الفضل ۲۱ ستمبر ۱۹۳۹ء)

۱؎ کیل شیلسوگ ہولسٹائین KIEL SCHLESWIG HOLSTEIN شمالی جرمنی کا دارالحکومت۔ بحیرہ بالٹک پر بڑی بندرگاہ۔ ۱۹۴۵ء تک جرمنی کا اہم بحری اڈہ تھا۔ بحیرہ شمالی سے نہر کیل کے ذریعہ ملحق ہے یہ لمبی مصنوعی آبی شاہراہ ۱۸۹۵ء میں نکلی۔ یہ ۶۱ فٹ لمبی اور ۱۴۴ فٹ چوڑی اور ۳۸ فٹ گہری ہے۔ اسے چار لاک لگے ہوئے ہیں۔

(اُردو جامع انسائیکلو پیڈیا جلد ۲ صفحہ ۱۲۵۵۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء)